درسی کتب پڑھی، دورۂ حدیث ۱۳۹۱ھ کو مخزن العلوم خان پور میں کیا۔ بخاری ثانی حضرت درخواستیؒ اور اول مولانا واحد بخش کوٹ مٹھن والوں کے پاس تھی۔ دورہ کی باقی کتب فاضل دیوبند مولانا ابراہیم تونسویؒ کے پاس پڑھیں، بیعت کا تعلق حضرت مولانا عبداللہ بہلویؒ سے قائم کیا، انھی سے دومرتبہ دورہ تفسیر بھی پڑھا۔ فراغت کے بعد تدریس کا آغاز کیا اور ۱۹۸۹ء کو جامعہ عثمانیہ ترنڈہ محمد پناہ تحصیل لیاقت پور ضلع رحیم یار خان کی بنیاد رکھی۔ درس وتدریس کے ساتھ ساتھ تحقیق وتالیف اور تصنیف بھی آپ کا عمر بھر کا مشغلہ رہا، ہر میدان اور ہر محاذ پر آپ نے مسلک حق کی ترجمانی اور دفاع کا فریضہ ڈنکے کی چوٹ سرانجام دیا۔ آپ کی مطبوعہ تصانیف کی تعداد تیس (۳۰) سے زائد ہے۔

۱۵؍جنوری ۲۰۱۵ء بروز جمعرات دن ایک بجے اہل سنت کا یہ عظیم راہنما مسلک دیوبند کا بے باک ترجمان خالق حقیقی سے جاملا۔

☆......☆......☆

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کا سانحہ ارتحال :......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ، وفاق المدارس کے رہنما شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ، یکم فروری بروز اتوار بمطابق ۱۱ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ، 85 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۱۵؍جون ۱۹۳۴ء میں موضع سلیم پور، تحصیل جگراؤں، ضلع لدھیانہ میں حافظ محمد یوسف مرحوم کے گھر آنکھ کھولی، موضع سلیم پور کے ہی ایک سکول میں آٹھویں تک عصری تعلیم حاصل کی، اسی دوران ہندوستان تقسیم ہوگیا تو آپ والدین کے ساتھ شورکوٹ میں آگئے اور شورکوٹ میں ہی ۱۹۴۹ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا، دینی تعلیم کے لیے سب سے پہلے دار العلوم ربانیہ (تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع فیصل آباد) میں ۱۹۴۹ء میں داخلہ لیا، یہاں آپ دو سال تک زیر تعلیم رہے پھر تین سال مدرسہ اشرف الرشید فیصل آباد میں تعلیم حاصل کرتے رہے، ۱۹۵۵ء میں مدرسہ قاسم العلوم ملتان سے دورہ حدیث کیا، آپ کے نامور اساتذہ میں دار العلوم دیوبند کے سابق استاذ حضرت مولانا عبدالخالق صاحبؒ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ شامل ہیں صحیح بخاری اور جامع ترمذی مولانا عبدالخالق صاحبؒ سے پڑھیں اور مسلم شریف مولانا مفتی محمود صاحبؒ سے پڑھی۔ فراغت کے بعد ایک سال مدرسہ نعمانیہ کمالیہ میں اور ایک سال مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں تدریس کی پھر اس کے بعد ۱۹۵۷ء سے ۱۹۷۲ء تک دار العلوم عیدگاہ کبیر والا میں تدریس کے فرائض سرانجام دیے، اس کے بعد تاحیات جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمہ اللہ کی وفات کے بعد آپ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا امیر منتخب کیا گیا، اور تاحیات آپ اس منصب جلیل پر فائز رہے۔ آپ کا روحانی تعلق حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری، مولانا عبدالعزیز رائے پوری اور حضرت سید نفیس شاہ صاحب رحمہم اللہ سے رہا، آپ کے دس جلدوں پر مشتمل خطبات اور مختلف درسی تقریریں منظر عام پر آچکی ہیں جو انتہائی وقیع اور لائق استفادہ ہیں۔

ادارہ وفاق ان تمام حضرات اکابر علماء کی وفات پر رنجیدہ اور افسردہ ہے اور لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ باری تعالیٰ سے دست بدست ملتجی ہے کہ باری تعالیٰ اپنا خصوصی فضل وکرم نازل فرما کر ان تمام حضرات کی کامل مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام نصیب فرمائے۔ ان تمام حضرات پر تفصیلی مضامین آئندہ شماروں میں شائع کیے جائیں گے۔ ان شاء اللہ